خطباتِ علی علیہ السلام

مولائے کائنات کا خطبہ "بلا نقطہ" اور خطبہ "بلا الف" مع ترجمہ بقید بے "الف"

خطبۂ معجزہ
(بلاالف)
مولائے کائنات حضرت علی ابنِ ابیطالب علیہ السلام
ترجمہ بقید بے الف
از
الحاج مولانا سیّد ظفر الحسن صاحب قبلہ
پرنسپل جوادیہ عربی کالج بنارس
www.slideshare.net/changezi
alinaqinaqvi.blogspot.in
youtube.com/user/mahakavi

از قلم حقیقت رقم عالیجناب ادیب عصر مولٰینا ظفر مہدی صاحب قبلہ جونپوری امام جمعہ و جماعت رانچی بہار

مترجم جلیل المرتبت کے مختصر حالات

ولادت:- ۲۱ رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ (ظفر الحسن تاریخی نام ہے) اپنے نانہیال خطیب پور ضلع اعظم گڈھ میں رونق افروز کا شانۂ عالم ہوئے۔

تعلیم و تربیت:- پانچویں سال میں جناب کے والد مرحوم مولوی سید ضمیر الحسن صاحب اعلی اللہ درجاتہ نے خود بسم اللہ کرائی۔ جناب مرحوم کی زیارت احقر نے متعدد مرتبہ کی ہے قدیم اخلاق حسنہ اور نیک نفسی کا مکمل نمونہ تھے۔ مرحوم کی تربیت و تعلیم نے جو خشت اول رکھی تھی اس کی برکت یہ ہوئی کہ مولانا موصوف کی ذات علم و عمل کا ایک قصر بلند بن گئی جس سے تمام مومنین عراق و ہند واقف ہیں۔

وطنی تعلیم کے بعد مدرسۂ ایمانیہ بنارس میں تشریف لائے جو اپنی تعلیم سے زیادہ اپنی تربیت کیلئے مشہور تھا۔ اور راقم السطور اپنی کم عمری میں اسکے حالات جونپور میں سنا کرتا تھا۔ یہ زمانہ جناب مولٰینا سید محمد سجاد قبلہ طاب ثراہ (بانی جامعہ جوادیہ بنارس) کا تھا جن کے بارے میں مجھے کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ انکے آثار کالشمس فی رابعۃ النہار روشن ہیں۔

لکھنؤ کا قیام اور حصول علم و کمال:- بنارس کے چند سال قیام کے

بعد جناب مولانا لکھنؤ تشریف لے گئے اور اسی زمانہ میں الہ آباد اور لکھنؤ یونیورسٹی کے عربی فارسی کے تقریباً کل امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کئے اور ۱۹۳۵ء میں سلطان المدارس کا آخری امتحان دیکر نمایاں طور سے کامیابی حاصل کی۔

اس عہد کے افاضل کی خوش نصیبی تھی کہ سلطان المدارس میں جناب قبلہ وکعبہ مولانا سید محمد ہادی صاحب طاب ثراہ اور جناب مولانا سید عالم حسین صاحب قبلہ اعلی اللہ درجتہٗ جناب مولانا سید عبد الحسین صاحب قبلہ نور اللہ مرقدہٗ جناب قبلہ وکعبہ مولانا سید محمد صاحب قبلہ ابن جناب باقر العلوم حجۃ الحجۃ مثواہ اور خطیب و متکلم لاثانی جامع المعقول والمنقول حضرت فرید الزمن مولانا سید ابن حسن صاحب قبلہ نونہروی مدظلہٗ العالی اساتذہ میں تھے۔

جناب مولانا نے ان سب علمار و اجلہ سے حصول علم و کمال کیا۔

درجات اعلیٰ میں جس وقت پہنچے تو اپنے معاصرین کے ہمراہ جماعت نادی الادباء قائم کی جس کا مقصد عربی نثر و نظم کی مہارت اور طلبہ میں تشویق علم دین تھا۔ اس کے سرپرست جناب ناصر الملۃ اعلی اللہ مقامہ تھے اور جناب نصیر الملۃ رفع اللہ درجتہٗ نگراں و رہبر تھے۔ اس انجمن نے عربی کا رسالہ ماہنامہ الادیب بھی نکالنا شروع کیا تھا۔ جو تھوڑے عرصہ تک جاری رہا۔ اس انجمن اور رسالے کا ذکر ڈاکٹر سید بدر الحسن صاحب نے اپنے مقدمہ تعائد "تجلیات بدر" میں کیا ہے۔

استحکام استعداد اور اعلیٰ کردار:- جناب ممدوح اپنے علم و عمل میں زمانہ تعلیم ہی سے افاضل میں ممتاز اور نامور تھے۔ اور بحمد اللہ امتداد زمانہ کے ساتھ اس میں جو اضافہ ہوتا گیا اس کا ذکر اس مختصر تحریر میں ضروری نہیں۔ تمام عقیدتمندان واقف ہیں۔ راقم بے بضاعت کو اس موقع پر آپ کے دو معاصر علمار کی یاد بے ساختہ آرہی یعنی جناب

مولانا سید محمد حسین صاحب قبلہ طاب ثراہ اور جناب مولانا سید محسن نواب صاحب قبلہ فانزہ اللہ اعلیٰ درجات الفردوس۔

احقر کو سلطان المدارس میں چار سال تک جناب مولانائے ممدوح کی ہم نشینی کی مسرت حاصل رہی ہے۔ لیکن اس کا افسوس ہے کہ راقم الحروف ایسے ماحول میں رہ کر کورے کا کورا ہی رہا۔ سچ ہے ع باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست الخ

تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد چند سال مدرسہ باب العلم مبارک پور میں مدرس اعلیٰ رہے اسی زمانہ میں اس خطبۂ مبارکہ کا ترجمہ کیا جو سرفراز میں شایع ہوا تھا۔

ایک قابل ذکر اور قابل فخر امر

جب یہ ترجمہ شایع ہوا تو استاد علام مولانا سید شبیر حسن صاحب قبلہ مرحوم طاب ثراہ جونپوری (ادیب نامور) نے احقر سے اس ترجمے کی نہایت مسرت کے لہجے میں تعریف کی

مبارک پور کے قیام کے بعد عازم عراق ہوگئے اور حصول علم اور برکات عتبات عالیات واجازۂ اجتہاد از آیۃ اللہ الاصفہانی رہ وآیۃ اللہ الرشتی رہ وآیۃ اللہ ضیا عراقی رہ وآیۃ اللہ السید جواد التبریزی رہ وآیۃ اللہ محمد حسین غروی اصفہانی رہ وآیۃ اللہ السید جمال الگلپائگانی رہ وآیۃ اللہ ابراہیم الرشتی الغروی رہ وآیۃ اللہ اسد اللہ الزنجانی رہ وآیۃ اللہ السید عبد اللہ الشیرازی کی دام ظلہ وغیرہم لے کر ہندوستان واپس ہوگئے۔ جامع العلوم جوادیہ کالج بنارس میں اس وقت سے آج تک نیابت کے بعد مدرس اعلیٰ کے عہدے پر فائز ہیں اور اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ جوادیہ کی بقا اور وجود و ترقی اب آپ ہی کی ذات ستودہ صفات سے وابستہ ہے۔

اس طرح آپنے اپنے استاد جلیل المرتبت جناب مولانا سید محمد سجاد صاحب قبلہ طیب اللہ رمسہ کی جانکاہ محنت کو بقاء دوام عطا کر دیا۔ اجرہم علی اللہ۔

ناظرین کرام کو یقیناً میرے بیان سے تعجب ہوگا۔

نام و نمود سے احتراز:- جناب ناصر الملۃ اعلی اللہ منزلتہٗ کا بے مثل مرثیہ اور تاریخ عربی میں اسی زمانے میں کہی، اور برسہا برس تک مجھے بھی علم نہ ہو سکا مصرعۂ تاریخ یہ تھا

سَادَ الجُنَانَ بِنَشْرِہٖ العَبَقَاتُ

ماہنامہ الجواد کا اجراء:- ۱۹۵۰ء میں آپ نے ایک ماہنامہ بنام "الجواد" جاری کیا اور اس طرح سرپرستی فرمائی کہ ابتداء سے آج تک اس کا معیار بلند سے بلند تر ہوتا گیا - اور بحمدہٖ تعالیٰ اب بھی اپنے بلند معیار کے ساتھ جاری ہے اور آپکی سرپرستی میں ملت و مذہب کی خدمت انجام دے رہا ہے۔

فزادت توفیقاتہٗ۔

علمی و ادبی حیثیت:- حلقۂ علم و ادب میں آپ کی علمی و ادبی حیثیت مسلم ہے۔ مزید ثبوت کے لئے خود یہ ترجمۂ بے الف پیش ہے جسے بلاشبہہ اردو ادب کے باب میں ایک خاص اضافہ کہا جا سکتا ہے۔ فارسی و عربی کے علاوہ اردو نظم و نثر کا ایک ذخیرہ ہے کچھ زیور طبع سے آراستہ ہو چکا ہے، کچھ غیر مطبوعہ ہے۔ آپ نے بہائی مسلک کی رد میں کتاب "انتظار قائم آل محمد" تین جلدوں میں تحریر فرمائی جو طبع ہو کر مشعل ہدایت بنی ہوئی ہے۔

ظفر مہدی جونپوری
یکم رجب المرجب ۹۲ھ

بسمہ سبحانہ تعٰ

آج سے ۳۵ سال قبل جبکہ حقیر جامعہ سلطانیہ لکھنؤ سے صدر الافاضل کرنے کے بعد مدرسہ باب العلم مبارکپور میں مدرس اعلیٰ کے فرائض انجام دے رہا تھا، "سرفراز" رجب نمبر ۱۳۵۶ھ کیلئے اس خطبۂ معجزہ کا ترجمہ حقیر نے کیا تھا جسے برادرم سید انصار حسین صاحب نے "مترجم نہج البلاغہ" کے پہلے ایڈیشن میں شامل کر لیا تھا، چنانچہ اسی سے نقل کر کے جناب مظفر حسین صاحب جونپوری دام عزہٗ نے علیحدہ ایک رسالہ کی شکل میں مجھے دکھایا۔ اب جو میں نے ایک غائر نظر ڈالی تو اپنے ترجمہ میں خامیاں نظر آئیں، چنانچہ اپنی اہم مشغولیتوں کے باوجود چند خاص مقامات پر کچھ تبدیلیاں کر دی ہیں۔ اور آخر میں پھر وہی اعتراف عجز ہے جسے ۳۵ سال قبل پیش کر چکا ہوں کہ خاطی کلام معصومؑ کا ترجمہ قید مذکور کے ساتھ صحیح طور پر نہیں کر سکا ہے۔ والعذر عند کرام الناس مقبول

"مترجم"

رجب المرجب ۱۳۹۲ھ

بسمہ سبحانہ تعو

خطبۂ معجزہ

تاریخ کے ہاتھوں عہد بہ عہد اوراق زمین پر افراد انسانی کی طرح انکے کارناموں کی فہرست بھی طویل و عریض ہوتی چلی آرہی ہے۔ لیکن اس طومار میں حقیقی انسان اور ویسے کارنامے بہت کم نظر آتے ہیں، شاید اسی لئے عقلائے زمانہ نے انسانیت کی حدبندی کرتے ہوئے یہ نظریہ قائم کردیا کہ اَلْمَرْءُ بِاَصْغَرَیْہِ قَلْبِہٖ وَلِسَانِہٖ (دل و زبان کی دو مختصر ترین چیزوں کا نام انسان ہے) مگر جب اس نظریہ کے عملی پہلو تلاش کئے جاتے ہیں یا کسی صحیح مصداق کی جستجو کی جاتی ہے تو دنیا کی بڑی بڑی قوتیں ناکام رہ جاتی ہیں۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ اس وقت میں تمام عالم کے لئے اس نظریہ کا ایک مکمل عملی انسان پیش کر رہا ہوں، خود نہیں تاریخ کے حوالہ سے، من گھڑت نہیں، غیروں کی زبان سے، تاریخ انم شاہد ہے کہ دل و زبان کی قوت و بیان جیسا کہ اسلام کے سچے خدمت گزار محمد عربی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حقیقی شاگرد "علیؑ" میں دیکھے گئے۔ دنیا کی بڑی سے بڑی شخصیت میں بھی نہیں پائے گئے۔ علیؑ کی شجاعت (جس کا تعلق دل سے ہے) سے تو دنیا واقف ہے، لہذا سردست اس سے قطع نظر کرتا ہوں، البتہ اُن کی فصاحت و بلاغت (جس کا

تعلق زبان سے ہے اُسے بہت کم لوگ واقف ہوں گے۔ افسوس یہ ہے کہ دوسری زبان میں ترجمہ کرنے کے بعد جب عام تحریروں کا لطف مٹ جاتا ہے تو پھر علیؑ کے "معجز نما اسلوب" کی شان دوسری زبانوں میں کیا باقی رہ سکتی ہے۔ اسی لئے ہمت کبھی نہیں ہوتی تھی کہ اس موضوع پر قلم اٹھاؤں، لیکن کیا عجب کہ عام حضرات کے لئے یہ کوئی بالکل نئی چیز ثابت ہو۔

ابن ابی الحدید اپنی شرح نہج البلاغہ میں ناقل ہیں کہ ایک دن صحابہ کرام میں یہ بحث ہو رہی تھی کہ حروف تہجی میں سب سے زیادہ کثیر الاستعمال حرف کون سا ہے؟ طے ہوا کہ کلام میں "الف" بغیر کام نہیں چل سکتا۔ یہ سُن کر علیؑ ابن ابی طالب کھڑے ہو گئے اور فی البدیہہ ایک ایسا خطبہ ارشاد فرمایا جو مفہوم کے اعتبار سے نہایت پرمغز اور بلیغ لفظوں کے لحاظ سے انتہائی پراثر، اور فصیح ہے، پھر لطف یہ ہے کہ مقفیٰ ہوتے ہوئے بھی ابتدا سے آخر تک "آ درو" کی طرح "الف" سے بھی خالی ہے۔

اسی خطبہ کے متعلق کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی اپنی کتاب مطالب السؤل میں یہ رائے ظاہر کرتے ہیں کہ یہ وہ خطبہ ہے جسے حضرت نے علم بیان کی پوری رعایت کے ساتھ بغیر الف کے ارتجالاً پیش فرمایا ہے۔ یہ خطبہ آپ کے مختلف النوع علوم اور طرح طرح کے فضائل کا خزانہ ہے۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ صرف عنایت ربانی

تھی جس نے علوم و حکم کے باب صرف آپ کے لئے کھول رکھے تھے۔ یہاں تک کہ اس کے فالق و طیب حصہ کو آپ کے لئے پیش کر دیا اور آپ کے قلب و زبان کے لئے معرفتِ حکمت و فصل خطاب کو مخصوص کر دیا۔

دو معتبر اور غیر جانبدار شہادت پیش کرنے کے بعد اب میں اصل خطبہ تحریر کرتا ہوں لیکن اسے اُپج کہا جائے یا جدت پسندی کہ باوجود نا اہل ہونے کے میں نے اس امر کی کوشش کی ہے کہ ترجمہ میں بھی کہیں الف نہ آنے پائے۔ اور بقدر فہم صحیح ترجمہ سے عدول بھی نہ ہو۔ اگرچہ سارا ترجمہ اردو سے دست و گریباں ہے، لیکن مجبوری عذر خواہ ہے اور وہ بھی اردو زبان کی جس کی لفظیں محدود اور اضافی علامتیں کثیر الاستعمال ہیں، بہرحال باخبر حضرات " تعرف الاشیاء باضدادھا " کو مدنظر رکھیں اور ناواقف لوگ عاجز کے کلام سے مقتدر کے کلام کی رفعت و بلندی کا اندازہ لگائیں۔ اِدھر غور و فکر ہے اور اُس طرف ارتجال۔ یہاں خاطی کا قلم ہے اور وہاں لسان اللہ کا دہن ہے

رفع اشتباہ:۔ کسی صاحب کو یہ شبہہ نہ ہو کہ اس خطبہ کے ترجمہ میں "الف" نہ لانے کا جو التزام کیا گیا ہے تو (معاذ اللہ) اس میں حضرتؑ کا مقابلہ مقصود ہے جیسا کہ بعض کم فہم افراد کا یہ خیال ہم تک پہونچا ہے۔ استغفر اللہ اس طرح کا تصور کوئی ادنیٰ الشیعہ علیؑ بھی نہیں کر سکتا ہے۔ کجا باب شہر علوم، اور کجا یہ ظلوم و جہول۔!

خطبهٔ معجزه

حمدت من عظمت منته، وسبغت نعمته

وسبقت رحمته غضبه ونفذت مشيته

وبلغت حجته وعدلت قضيته حمدت

حمد مقر بربوبيته متخضع لعبوديته

متنصل من خطیئته متفرد بتوحیده

مستعیذ من وعیده مؤمل منه مغفرة

تنجیه یوم یشغل عن فصیلته وبنیه، و

نستعینه ونسترشده ونستهدیه ونؤمن

ترجمہ خطبۂ معجزہ بقید بلا الف

مستحقِ حمد ہے وہ معبود جس کی عظمت خیز منت مکمل نعمت، غضب سے بڑھی ہوئی رحمت، ہمہ گیر مشیت، محیط حجت، درست فیصلے مجھے دعوت حمد دے رہے ہیں۔

جس طرح کوئی ربوبیت سے متمسک، عبودیت میں مستغرق توحید میں متفرد، لغزش سے بری، دھمکیوں سے خوف زدہ، محشر کی کس مپرسی میں بخششوں کی طرف متوجہ ہو کر معبود کی تعریف کرے، بعینہ یونہی میں بھی مدح گستر ہوں۔

ہم معبود ہی سے رشد و مدد و رہبری کے متمنی ہیں

بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَشَهِدْتُ لَهٗ شُهُوْدَ عَبْدٍ
مُخْلِصٍ مُوْقِنٍ وَفَرَّدْتُهٗ تَفْرِيْدَ مُؤْمِنٍ مُتَيَقِّنٍ
وَوَحَّدْتُهٗ تَوْحِيْدَ عَبْدٍ مُذْعِنٍ لَيْسَ لَهٗ شَرِيْكٌ
فِيْ مُلْكِهٖ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ فِيْ صُنْعِهٖ جَلَّ عَنْ
مُشِيْرٍ وَّوَزِيْرٍ وَعَنْ عَوْنٍ وَّمُعِيْنٍ وَّنَصِيْرٍ
وَنَظِيْرٍ، عَلِمَ فَسَتَرَ وَبَطَنَ فَخَبَرَ وَمَلَكَ فَقَهَرَ
وَعُصِيَ فَغَفَرَ، وَعُبِدَ فَشَكَرَ، وَحَكَمَ فَعَدَلَ لَنْ
يَّزُوْلَ وَلَمْ يَزَلْ، لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ قَبْلَ كُلِّ
شَيْءٍ (وَّبَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ) رَبٌّ مُتَعَزِّزٌ بِعِزَّتِهٖ، مُتَمَكِّنٌ
بِقُوَّتِهٖ، مُتَقَدِّسٌ بِعُلُوِّهٖ مُتَكَبِّرٌ بِسُمُوِّهٖ، لَيْسَ
يُدْرِكُهٗ بَصَرٌ وَلَمْ يُحِطْ بِهٖ نَظَرٌ قَوِيٌّ مَنِيْعٌ بَصِيْرٌ

وہی ہستی، ہم سب کے لئے مرکز تدین و موجب توکّل ہے، عبد مخلص
کی طرح ہم وجود معبود کے مقر ہیں، مومن متیقن کی طرح متفرد
سمجھتے ہیں، مضبوط عقیدہ بندے کی طرح فرد فرید تسلیم کرتے ہیں
نہ کوئی ملک میں شریک ہے، نہ صنعت گری میں دستگیر، وہ مشیر و وزیر کے مشورے
سے برتر ہے، نیز مدد و مدد کنندہ، ہم پشت و ہمسر کی ضرورت سے مستغنی، قدرت
ہم سب کی لغزشوں کو خوب سمجھتی ہے مگر مخفی رکھتی ہے، وہ تو تہ کی
چیزوں سے بھی خبر رکھتی ہے وہ حکومت میں سب کو منظم رکھتی ہے
حکم سے سرکشی کے وقت بھی عفو کے قلم کو حرکت دیتی ہے،
لوگ بندگی کرتے ہیں تو قدرت عوض شکریہ پیش کرتی ہے، فیصلہ
میں ہمیشہ عدل کو مد نظر رکھتی ہے، وہ ہمیشہ سے ہے، ہمیشہ
رہے گی، معبود کی مثل و نظیر نہ کوئی چیز تھی، نہ ہے، نہ ہوگی، وہ ہر شئے
سے پہلے ہے نیز ہر شے کے بعد ہے وہ عزت سے معزز ہے، قوت سے متمکن،
بزرگی کی وجہ سے مقدس ہے، برتری کی وجہ سے متکبر، چشم مخلوق نہ معبود حقیقی
کو دیکھ سکتی ہے نہ کسی کی نظر محیط ہوسکتی ہے وہ قوی و منیع، سمیع و بصیر

سَمِيعٌ رَؤُفٌ رَحِيمٌ جَلَّ عَنْ وَصْفِهٖ مَنْ يَصِفُهٗ

وَضَلَّ عَنْ نَعْتِهٖ مَنْ يَعْرِفُهٗ قَرِيبٌ فِى بُعْدِهٖ

وَبَعِيدٌ فِى قُرْبِهٖ يُجِيبُ دَعْوَةَ مَنْ يَدْعُوهُ وَ

يَرْزُقُهٗ وَيَحْبُوهُ ذُو لُطْفٍ خَفِىٍّ وَبَطْشٍ قَوِىٍّ

وَرَحْمَةٍ مُوسِعَةٍ وَعُقُوبَةٍ مُوجِعَةٍ رَحْمَتُهٗ جَنَّةٌ

عَرِيضَةٌ مُونِقَةٌ وَعُقُوبَتُهٗ جَحِيمٌ مَمْدُودَةٌ مُوبِقَةٌ،

وَشَهِدْتُ بِبَعْثِ مُحَمَّدٍ رَّسُولِهٖ وَعَبْدِهٖ وَصَفِيِّهٖ

وَنَبِيِّهٖ وَنَجِيِّهٖ وَحَبِيبِهٖ وَخَلِيلِهٖ بَعَثَهٗ فِى خَيْرِ

عَصْرٍ وَّحِينِ فَتْرَةٍ وَكُفْرٍ رَحْمَةً لِعَبِيدِهٖ وَمِنَّةً

لِمَزِيدِهٖ خَتَمَ بِهٖ نُبُوَّتَهٗ وَشَيَّدَ بِهٖ حُجَّتَهٗ فَوَعَظَ

وَنَصَحَ وَبَلَّغَ وَكَدَحَ رَؤُفٌ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ رَّحِيمٌ

رؤف و رحیم ہے وصف کنندہ معبود کی غیر محدود صفتوں کو دیکھکر گنگ ہے
بلکہ معرفت کے مدعی بھی حقیقی تعریف سے گم گشتہ ہیں، وہ نزدیک ہوتے ہوئے
دور ہے، دور ہوتے ہوئے نزدیک ہے، یہ قدرت ہی تو ہے جو بندے
کی دعوت پر لبیک کہتی ہے، رزق دیتی ہے بلکہ ضرورت سے بڑھ کر بھی بخش
دیتی ہے، وہی تو مخفی مروت قوی شوکت کی مظہر نیز وسیع رحمت، تکلیف و
عقوبت کی مصدر ہے، یہ وہی ہستی تو ہے جسکی رحمت لمبی چوڑی قبول حضورِ جنت
ہے، جس کی عقوبت وسیع و مہلکہ خیز دوزخ ہے، میری ہستی بعثت محمدؐ
کی مصدق ہے جو رسولؐ عربی عبد حقیقی۔ برگزیدہ نبیؐ، شریف خصلت
حبیب و خلیل ہیں، وہ حضرت بہترین عہد مگر کفر و بے عملی کے
دور میں منصب نبوت پر متمکن ہوئے (یعنی مظہر نبوت ہوئے)
بندوں پر رحم کرتے ہوئے منت و کرم میں مزید ترقی دیتے
ہوئے قدرت نے کُل کمی پوری کر دی یعنی محمدؐ پر نبوت ختم کر کے
حجت مستحکم کر دی۔ حضرتؐ نے بھی لوگوں کو وعظ و نصیحت
کرنے میں کوئی کمی نہیں کی بلکہ بھرپور جد و جہد کی وہ حضرت جملہ مومنین کیلئے شفیع ہمدرد و رحم دل

سَخِيٌّ رَضِيٌّ وَلِيٌّ زَكِيٌّ عَلَيْهِ رَحْمَةٌ وَتَسْلِيْمٌ وَبَرَكَةٌ

وَتَعْظِيْمٌ وَتَكْرِيْمٌ مِنْ رَبٍّ غَفُوْرٍ رَحِيْمٍ قَرِيْبٍ

مُجِيْبٍ حَكِيْمٍ وَصَّيْتُكُمْ وَنَفْسِيْ مَعْشَرَ مَنْ حَضَرَنِيْ

بِوَصِيَّةِ رَبِّكُمْ وَذَكَّرْتُكُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ فَعَلَيْكُمْ

بِرَهْبَةٍ تُسْكِنُ قُلُوْبَكُمْ وَخَشْيَةٍ تُذْرِيْ دُمُوْعَكُمْ

وَتَقِيَّةٍ تُنَجِّيْكُمْ قَبْلَ يَوْمٍ يُبْلِيْكُمْ وَتَذْهَلُكُمْ

يَوْمٌ يَفُوْزُ فِيْهِ مَنْ ثَقُلَ وَزْنُ حَسَنَاتِهِ وَخَفَّ

وَزْنُ سَيِّئَاتِهِ وَلْتَكُنْ مَسْئَلَتُكُمْ وَتَمَلُّقُكُمْ مَسْئَلَةَ

ذُلٍّ خُضُوْعٍ وَشُكْرٍ وَخُشُوْعٍ بِتَوْبَةٍ وَنُزُوْعٍ

وَنَدَمٍ وَرُجُوْعٍ وَلْيَغْتَنِمْ مِنْكُمْ صِحَّتَهُ قَبْلَ سَقَمِهِ

وَشَبِيْبَتَهُ قَبْلَ هَرَمِهِ وَسَعَتَهُ قَبْلَ فَقْرِهِ

و

سخن پسندیدہ و برگزیدہ ولی تھے، رب ورحیم قریب ومجیب
وحکیم کی طرف سے محمدؐ عربی پر رحمت وتسلیم نیز برکت وتعظیم وتکریم
کی بڑھتی اکثرت ہو، گروہ موجود! میرے ذریعہ سے تم لوگوں
کے لئے رب قدیر کی وصیت، نبی کریمؐ کی سنت پیش ہو رہی
ہے، جس میں تم سب کے لئے نیز میرے لئے نصیحت وموعظت
کے دفتر ہیں، تم پر فرض ہے کہ تم میں وہ ڈر موجود ہو جس
سے خود تمہیں لوگوں کے دل کو سکون میسر ہو۔ وہ خوف مخفی
ہو جس کی موجودگی میں چشم نم سے سیل بہہ نکلے، وہ خوف و
تقیہ ہو جو بوسیدگی کے دن سے پہلے ہی کل مہلکوں سے محفوظ کر دے
نیز روز محشر سے بےفکر کر دے جبکہ نیکیوں کی تول وزنی، بدیوں کی تول سبک
ہونے کی وجہ سے بشر کو عیش وعشرت کی زندگی نصیب ہوگی، تم لوگوں پر
یہ بھی فرض ہے کہ خضوع وخشوع، توبہ ورجوع، ذلت وشرمندگی کی صورت سے
معبود کی خدمت میں عرض ومعروض وتملق کرو۔ نیز تم لوگ موقع کو غنیمت سمجھو، مرض سے
پہلے صحت کی قدر کرو، پیر فرتوت ہونے سے پہلے پیری کی عزت کرو، فقیری سے پہلے دولت کی توقیر کرو۔

فرغته قبل شغله وحضره قبل سفره وحيوته

قبل موته (فكم ممن) يهن ويهرم ويمرض قبل

تكبر وتهرم وتسقم يملّه طبيبه ويعرض

عنه حبيبه وينقطع عمره ويتغير عقله ثم

قيل هو موعوك وجسمه منهوك ثم جد في نزع

شديد وحضره كل قريب وبعيد فشخص بصره

وطمح نظره ورشح جبينه وعطف عرنينه وسكن

حنينه حزنته نفسه وبكته عرسه وحفر رمسه

ويتم منه ولده وتفرق عنه عدده وقسم جمعه

وذهب بصره وسمعه ومدد وجرد وعري

وغسل ونشف وسجي وبسط له وهيئ ونشر

مشغولیت سے پہلے وقت فرصت کو مدنظر رکھو، سفر سے پیشتر حضر کی قدر
کرو، مرنے سے پہلے زندگی کی حقیقت کو سمجھ لو، نہ معلوم کتنے ہونگے جو
ضعیف و کمزور و مریض بن چکے ہونگے جن کی کیفیت یہ ہوگی، کہ خود طبیب
(نسخہ لکھتے لکھتے) تھکن محسوس کرنے لگیں گے، دوست بھی پرہیز کرنے لگیں گے،
عمر ختم کے قریب ہوگی، عقل و فہم منہ موڑ چکے ہونگے۔ کچھ لوگ یہ کہہ رہے ہونگے
کہ یہ تو اچھوتوں سے اٹی ہوئی صورت ہے، جسم بھی (پتلی چھڑی کی طرح) مدقوق ہے
کہ یک بیک نزع کی کیفیت شروع ہوگی نزدیک و دور کے سب لوگ موجود ہونگے
مریض کے دیدوں کی گردش مسلب ہوچکی ہوگی ٹکٹکی بندھی ہوگی، جبین عرق ریز،
بیمنکی، تکلیف، وہ چیخ ہیں سکون، بس نفس ہیں رنج و غم کی کیفیت محسوس
ہو رہی ہوگی، بیوی رو پیٹ رہی ہوگی، بچے یتیم ہو رہے ہونگے، لحد درست ہو رہی ہوگی
عزیزوں میں تفرقہ کی نیو پڑ رہی ہوگی۔ ترکہ کی تقسیم ہوتی ہوگی
مگر خود میت چشم و گوش سے بے تعلق ہوگی نوبت یہ پہنچے گی کہ لوگ
جسم کے حصے کھینچ کھینچ کر درست کر دیں گے پھر بدن سے کپڑے دور کر دینگے
یونہیں برہنہ غسل دیں گے، پھر دھو پونچھ کر کسی چیز پر رکھ دیں گے

عَلَيْهِ كَفَنُهُ وَشُدَّ مِنْهُ ذَقَنُهُ وَقُمِّصَ وَعُمِّمَ
وَوُدِّعَ وَسُلِّمَ وَحُمِّلَ فَوْقَ سَرِيْرٍ وَصُلِّيَ
عَلَيْهِ بِتَكْبِيْرٍ بِغَيْرِ سُجُوْدٍ وَتَعْفِيْرٍ وَنُقِلَ مِنْ
دُوْرٍ مُزَخْرَفَةٍ وَقُصُوْرٍ مُشَيَّدَةٍ وَحُجَرٍ مُنَجَّدَةٍ
وَجُعِلَ فِيْ ضَرِيْحٍ مَلْحُوْدٍ وَضِيْقٍ مَرْصُوْدٍ بِلَبِنٍ
مَنْضُوْدٍ مُسَقَّفٍ بِجُلْمُوْدٍ وَهِيْلَ عَلَيْهِ حُفَرُهُ وَحُثِيَ
عَلَيْهِ مَدَرُهُ وَتَحَقَّقَ حَضَرُهُ وَنُسِيَ خَبَرُهُ وَ
رَجَعَ عَنْهُ وَلِيُّهُ وَصَفِيُّهُ وَنَدِيْمُهُ وَنَسِيْبُهُ
وَحَمِيْمُهُ وَتَبَدَّلَ بِهِ قَرِيْنُهُ وَحَبِيْبُهُ فَهُوَ
حَشْوُ قَبْرٍ وَرَهِيْنُ قَفْرٍ يَسْعَى بِجِسْمِهِ دُوْدُ
قَبْرِهِ وَيَسِيْلُ صَدِيْدُهُ مِنْ مَنْخَرِهِ

بعدہٗ کفن میں لپیٹیں گے۔ پہلے میت کی ٹھڈی کی بندش کریں گے پھر قمیص دے کر سر پر پگڑی لپیٹ دیں گے، پھر تسلیم کر کے رخصت کریں گے یعنی کسی تخت پر میت کو رکھ دیں گے، پھر بغیر سجدے کے فریضہ سے تکبیر کہہ کر سب لوگ سبک دوش ہوں گے نیز میت کے لئے مغفرت طلب کریں گے، پھر زیب و زینت دیئے ہوئے گھر، مضبوط و مستحکم بنے ہوئے قصر، سربلند و مزین محل سے منتقل کر کے لحد بنی ہوئی قبر پہلے سے درست کئے ہوئے گڈھے کے سپرد کر دیں گے، جس پر سنگ و خشت کو باہم کر کے (معمولی سی) چھت درست کر دیں گے پھر کچھ مٹی کچھ ڈھیلے سے گڈھے کو بھر دیں گے، یہیں پر لوگ (جدید مصیبت کو دیکھ کر) معبود کی خدمت میں حضوری کو یقینی سمجھیں گے، لیکن خود مردے کو سہو محو کر دیں گے، دوست ہمدم، ہم مشرب، عزیز، اقریب دفن سے پلٹنے کے بعد دوسرے دوسرے دوست و رفیق ڈھونڈھ لیں گے مگر میت غریب بیکسی کے گھر میں گرو ہے بلکہ قبر کے پیٹ میں لقمہ ہے کیفیت یہ ہے کہ لحد کے کیڑے بچیں جسم پر دوڑ رہے ہیں، نتھنوں سے رطوبت بہہ رہی ہے

يُسْحَقُ بِرُمَّتِهِ طَمُّهُ وَيَنْشَفُ دَمُهُ وَيَرِمُّ عَظْمُهُ

حَتّٰى يَوْمَ حَشْرِهِ فَيُنْشَرُ مِنْ قَبْرِهِ حِينَ يُنْفَخُ

فِي صُورٍ وَيُدْعٰى بِحَشْرٍ وَنُشُورٍ فَثَمَّ بُعْثِرَتْ

قُبُورٌ وَحُصِّلَتْ سَرِيرَةُ صُدُورٍ وَجِيءَ بِكُلِّ

نَبِيٍّ وَصِدِّيقٍ وَشَهِيدٍ يُؤْخَذُ لِلْفَصْلِ قَدِيرٌ

بِعَبْدِهِ خَبِيرٌ بَصِيرٌ فَكَمْ مِنْ زَفْرَةٍ تُعْنِيهِ

وَحَسْرَةٍ تُضْنِيهِ مَوْقِفٌ مَهِيلٌ وَمَشْهَدٌ

جَلِيلٌ بَيْنَ يَدَيْ مَلِكٍ عَظِيمٍ وَبِكُلِّ صَغِيرٍ

وَكَبِيرٍ عَلِيمٍ وَحِينَئِذٍ يُلْجِمُهُ عَرَقُهُ وَيَحْفِزُهُ

قَلَقُهُ عَبْرَتُهُ غَيْرُ مَرْحُومَةٍ وَصَرْخَتُهُ

غَيْرُ مَسْمُوعَةٍ وَحُجَّتُهُ غَيْرُ مَقْبُولَةٍ وَ

کیڑے مکوڑے گوشت و پوست کو چھلنی کر رہے ہیں، خون پی رہے ہیں،
ہڈیوں کو بوسیدہ کر رہے ہیں، یوم محشر تک یہی صورت رہے گی،
پھر صور پھونکنے کے وقت حشر و نشر کے لئے طلب ہوں گے۔ یہی تو
وہ وقت ہے کہ قبروں کی جستجو ہوگی، سینے کے مخفی خزینے پیش ہونگے
نبی، صدیق، شہید، (یعنی محمدؐ، علیؑ، حسنینؑ) محشر میں طلب ہوں گے
پھر رب قدیر کی طرف سے جو کہ خبیر و بصیر ہے سب کے فیصلے ہونگے
ملکِ عظیم کے پیش نظر جو ہر چھوٹی بڑی چیز سے مطلع ہے، محشر کے
زبردست، پُر ہول موقف میں نہ معلوم کتنے زندگی کش شیون بلند ہونگے
نہ معلوم کتنی دبی ہوئی حسرتیں پوری ہوں گی، (یعنی ظلم پیشہ گروہ سے
مظلوموں کے حقوق ملیں گے، یہی وہ وقت ہے جب کہ
گلے گلے پسینہ میں سب غرق ہوں گے، جہنم کے شعلے
ہر طرف سے گھیرے ہوں گے، چشم حسرت سے مسلسل جھڑی
بندھنے کے بعد بھی رحمت کے در مسدود، چیخیں بے سود
دلیلیں مردود ہوں گی،

تَبَلَّغَتْ جَرِيرَتُهُ وَنُشِرَتْ صَحِيفَتُهُ فَنَظَرَ
فِي سُوْءِ عَمَلِهِ وَشَهِدَتْ عَلَيْهِ عَيْنُهُ
بِنَظَرِهِ وَيَدُهُ بِبَطْشِهِ وَرِجْلُهُ بِخُطْوِهِ
وَفَرْجُهُ بِمَسِّهِ وَجِلْدُهُ بِلَمْسِهِ فَسُلْسِلَ
جِيدُهُ وَغُلَّتْ يَدُهُ۔

وَسِيقَ يُسْحَبُ (فَسُحِبَ) وَحْدَهُ
فَوَرَدَ جَهَنَّمَ بِكَرْبٍ وَشِدَّةٍ
فَظَلَّ يُعَذَّبُ فِي جَحِيمٍ تَشْوِي وَجْهَهُ
وَتَسْلَخُ جِلْدَهُ وَتَضْرِبُهُ زَبَانِيَتُهُ
بِمِقْمَعٍ مِنْ حَدِيدٍ وَيَعُودُ جِلْدُهُ
بَعْدَ نَضْجِهِ بِجِلْدٍ جَدِيدٍ يَسْتَغِيثُ

جُرم حد کو پہونچ چکے ہوں گے، دفترِ عمل کھلے رکھے ہوں گے، پیش نظر برُے عمل ہوں گے، چشم مجرم نظر کی لغزش کی، دستِ ظلم تعدی کے، قدم غلط روش کے، جلد بدن، غیر محرم سے ملنے کے، اجسم کے مخفی حصّے لمس و تقبیل کے خود بخود مستقر ہوں گے، ختم حجت کے بعد، طوق در گردن دست بہ زنجیر کھینچتے گھسیٹتے دوزخ کی طرف لے چلیں گے، بکثر کرب و شدت کی معیت میں جہنم کے سپرد کر دیں گے، پس طرح طرح کی عقوبتیں شروع ہوں گی، پینے کے لئے خون، پیپ پیش کریں گے، جس کی وجہ سے صورت جھلسی ہوئی معلوم ہوگی، جسم کی جلد گل گل کے گر رہی ہوگی، لوہے کے گرز سے فرشتے پیٹ رہے ہوں گے، جلد بدن جل جل کے گرتی ہوگی، دوسری نئی بنتی ہوگی

فَتَعَرَّضَ عَنْهُ خَزَنَةُ جَهَنَّمَ وَلْيَسْتَصْرِخْ
فَلْيَلْبَثْ حِقْبَةً يَنْدَمُ نَعُوْذُ بِرَبٍّ قَدِيْرٍ
مِنْ شَرِّ كُلِّ مَصِيْرٍ وَنَسْئَلُهُ عَفْوَ مَنْ رَضِيَ
عَنْهُ وَمَغْفِرَةَ مَنْ قَبِلَهُ -

وَهُوَ وَلِيُّ مَسْئَلَتِيْ وَمُنْجِحُ طَلِبَتِيْ
فَمَنْ زُحْزِحَ عَنْ تَعْذِيْبِ رَبِّهِ جُعِلَ فِيْ
جَنَّتِهِ بِعِزَّتِهِ وَخُلِّدَ فِيْ قُصُوْرٍ
مُشَيَّدَةٍ وَمَلَكَ بِحُوْرٍ عِيْنٍ وَحَفَدَةٍ
وَطِيْفَ عَلَيْهِ بِكُئُوْسٍ وَسُكِّنَ حَظِيْرَةَ
قُدْسٍ وَّتَقَلَّبَ فِيْ نَعِيْمٍ وَسُقِيَ مِنْ
تَسْنِيْمٍ وَّشُرْبَ مِنْ عَيْنٍ سَلْسَبِيْلٍ وَّ

بدنصیب کے رونے پیٹنے کی طرف سے جہنم کے موکّل
فرشتے بھی مُنہ پھیرے ہوں گے، غرض کہ یوں ہی غیرمعیّن
مدّت تک چیخ نیز شرمندگی کی کیفیت میں بسر ہوگی ،۔
ہم ربِّ قدیر سے ہر طرح کے فتنہ وشر سے طالبِ حفظ
کرتے ہیں، وہ جن لوگوں سے خوش ہو کر جس مقبولیت کی
صف میں جگہ دیئے ہوئے ہے ہم بھی کچھ ویسی ہی مغفرت
ومقبولیت کے متمنّی ہیں کیونکہ وہی ہستی ہم سب کے
ہر مقصود ومطلب کی متکفل ہے، بے شک جو لوگ
معبود کی عقوبتوں سے (نیک چلن ہونے کی وجہ سے)
بچ گئے وہ عزت معبود ہی کے طفیل سے جنت میں پہنچیں گے
سربلند ومستحکم محلوں میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ٹھہریں گے
جس جگہ عیش وعشرت کے لئے حوریں ملیں گی، خدمت کیلئے
نوکر موجود ہونگے، شیشہ وخم گردش میں ہونگے، مقدس منزلوں میں
مقیم ہونگے، نعمتوں میں کروٹیں بدلتے ہونگے، تسنیم وسلسبیل کو مطلوب ہو کر بیٹھے ہونگے

مُزِجَ لَهُ بِزَنْجَبِيلٍ مُخَتَّمٌ بِمِسْكٍ وَعَبِيرٍ
مُسْتَدِيمٍ لِلْمُلْكِ مُسْتَشْعِرٍ لِلسُّرُورِ شَرَابٌ
مِنْ خُمُورٍ فِي رَوْضٍ مُغْدَقٍ لَيْسَ يُصَدَّعُ
مِنْ شُرْبِهِ وَلَيْسَ يُتْرَفُ لُبُّهُ هٰذِهِ
مَنْزِلَةُ مَنْ خَشِيَ رَبَّهُ وَحَذَّرَ نَفْسَهُ
مَعْصِيَتَهُ وَتِلْكَ عُقُوبَةُ مَنْ جَحَدَ
مَشِيئَتَهُ وَسَوَّلَتْ لَهُ نَفْسُهُ مَعْصِيَتَهُ فَهُوَ
قَوْلٌ فَصْلٌ وَحُكْمٌ عَدْلٌ وَخَيْرٌ
قَصَصٍ قُصَّ وَوَعْظٍ بِهِ نَصُّ تَنْزِيلٍ
مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ نَزَلَ بِهِ رُوحُ قُدُسٍ
مُبِينٍ عَلَى قَلْبِ نَبِيٍّ مُهْتَدٍ رَشِيدٍ

جس کے ہر حصے طرح طرح کی خوشبوؤں میں بسے ہوں گے
یہ سب چیزیں ہمیشہ کی ملکیت ہوں گی، جس میں سرور کی جس
نوی ہو گی، ہرے بھرے چمن میں مے نوشی ہو گی، مے نوشوں
کو نہ درد سر کی تکلیف ہو گی۔ نہ کوئی دوسری زحمت ہو گی۔
مگر یہ منزلت خوف و خشیت سے متصف لوگوں کی ہے،
جو نفس کی سرکشیوں سے ہر وقت خطرے میں رہتے ہیں،
(یعنی حرص و ہوس کے پھندوں سے بچ کر نکلنے کی کوشش
کرتے رہتے ہیں۔) بے شک جو لوگ حق کے منکر ہوں،
مذکورہ حقیقتوں کو بھولے بیٹھے ہوں، معصیت کوشی میں نڈر ہوں
پر فریب نفس کے دھوکے میں پڑے ہوں۔ وہ معبود حقیقی
کی طرف سے عقوبت کے مستحق ہیں۔ کیونکہ درست فیصلہ
معتدل حکم یہی ہے۔ دیکھو سب سے بہتر قصہ، سب سے
کھری نصیحت حکیم مطلق کی تنزیل ہے، جسے جبریل پہلے
سے رہبر کل حضرت محمدؐ کے قلب محترم کے سپرد کر چکے ہیں،

صَلَّتْ عَلَيْهِ رُسُلُ سَفَرَةٍ مُكْرَمُوْنَ بَرَرَةٌ
عُذْتُ بِرَبٍّ عَلِيْمٍ رَحِيْمٍ كَرِيْمٍ مِنْ شَرِّ
كُلِّ رَجِيْمٍ ۝

فَلْيَتَضَرَّعْ مُتَضَرِّعُكُمْ وَلْيَبْتَهِلْ
مُبْتَهِلُكُمْ وَلْيَسْتَغْفِرْ كُلُّ مَرْبُوْبٍ مِنْكُمْ
لِيْ وَلَكُمْ وَحَسْبِيْ رَبِّيْ وَحْدَهٗ ۝

مکرم و نیک منش سفیروں کی طرف سے حضرتؑ پر درود و رحمت
ہو، ما ہم ہر لعین و رجیم دشمن کے شر سے بچنے کے لئے
رب علیم، رحیم و کریم سے مدد طلب کرتے ہیں، تم لوگ
بھی تضرّع کرو۔ گریہ میں مشغول رہو، نیز تم میں ہر شخص
جو نعمت رب سے بہرہ ور ہے خود نیز میرے لئے
طلب مغفرت کرے، بس میرے لئے ربِّ قدیر
کی ہستی بہت ہے۔

خطبہ بلا نقطہ

خطبہ بغیر نقطہ

یہ خطبہ حضرت امیر المومنینؑ کے معجزات میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس خطبہ میں اول تا آخر کسی بھی لفظ میں نقطہ نہیں ہے۔ حالانکہ زبان عرب میں نقطہ کے بغیر کوئی جملہ استعمال کرنا بہت ہی مشکل ہے۔ لیکن فصاحت و بلاغت کے شہسوار علیؑ بن ابی طالبؑ نے ایسا خطبہ ارشاد فرمایا جس کے جملوں میں کوئی نقطہ موجود نہیں ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَلِكِ الْمَحْمُوْدِ، الْمَالِكِ الْوَدُوْدِ مُصَوِّرِ كُلِّ

میں اللہ کی حمد کرتا ہوں جو بادشاہ ہے، حمد کردہ مالک ہے محبت کرنے والا، ہر مولود

مَوْلُوْدٍ، وَمَآلِ كُلِّ مَطْرُوْدٍ، سَاطِحِ الْمِهَادِ وَمُوَطِّدِ

کا مصور اور ہر ٹھکرائے ہوئے کی بازگشت ہے۔ فرش زندگی کا بچھانے والا، پہاڑوں کا قائم

الْاَوْطَادِ، وَمُرْسِلِ الْاَمْطَارِ وَمُسَهِّلِ الْاَوْطَارِ، عَالِمِ

کرنے والا، بارش کا بھیجنے والا اور سختیوں کو آسان کرنے والا ہے۔ وہ اسرار کا

الْاَسْرَارِ وَمُدْرِكِهَا، وَمُدَمِّرِ الْاَمْلَاكِ وَمُهْلِكِهَا،

جاننے والا مدرک اور ملکوں کا چلانے والا اور ان کو برباد کرنے والا ہے

وَمُكَوِّرِ الدُّهُوْرِ وَمُكَرِّرِهَا، وَمُوْرِدِ الْاُمُوْرِ وَمُصَدِّرِهَا،

اور زمانوں کا گردش دینے والا، ان کا لوٹانے والا اور امور کا مورد و مصدر ہے۔

عَمَّ سِمَاحُهُ وَكَمَلَ رِكَامُهُ، وَهَمَلَ، طَاوَعَ السُّؤَالَ

اس کی سخاوت عام ہے اور اس کا انتظام کامل ہے۔ اس نے مہلت دی ہے اور سوال وامید میں

وَالْأَمَلَ، وَأَوْسَعَ الرَّمَلَ وَأَرْمَلَ، أَحْمَدُهُ حَمْدًا مَمْدُودًا،

مطاوعت پیدا کی ہے اور رمل اور ارمل کو وسعت دی۔ میں اس کی حمد کرتا ہوں ایسی حمد جو کہ طویل

وَأُوَحِّدُهُ كَمَا وَحَّدَ الْأَوَّاهُ، وَهُوَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ لِلْأُمَمِ سِوَاهُ

ہے اور اس کی توحید بیان کرتا ہوں جیسا کہ اس کی طرف رجوع ہونے والوں نے بیان کیا ہے۔

وَلَا صَادِعَ لِمَا عَدَّلَهُ وَسَوَّاهُ أَرْسَلَ مُحَمَّدًا عَلَمًا

وہی وہ خدا ہے کہ امتوں کا اس کے سوا کوئی خدا نہیں، کوئی اس شخص کا بگاڑنے والا نہیں جس کو اس

لِلْإِسْلَامِ وَإِمَامًا لِلْحُكَّامِ مُسَدِّدًا لِلرِّعَاعِ وَمُعَطِّلَ

نے درست کیا ہو۔ اس نے محمدؐ کو اسلام کا علم اور حکام کا امام، زیادتیوں کا روکنے والا اور "رد" اور

أَحْكَامِ وُدٍّ وَسِوَاعٍ، أَعْلَمَ وَعَلَّمَ، وَحَكَمَ وَأَحْكَمَ،

"سواع" (دو بتوں کے نام) کے احکام کو باطل کرنے والا بنا کر بھیجا۔ اس نے تعلیم دی اور حکم

وَأَصَّلَ الْأُصُولَ، وَمَهَّدَ وَأَكَّدَ الْمَوْعُودَ وَأَوْعَدَ أَوْصَلَ

دیا اور اصولوں کو مقرر کیا اور ہدایت کی وعدہ وفائی کی تاکید کی اور اللہ نے اکرام کو اس کے ساتھ

اللّٰهُ لَهُ الْإِكْرَامَ، وَأَوْدَعَ رُوحَهُ السَّلَامَ، وَرَحِمَ آلَهُ وَأَهْلَهُ

متصل کر لیا اور ودیعت کی روح کو سلامتی کے ساتھ اور اس پر رحم اور اس کے اہل بیت کو مکرم کیا۔

الْكِرَامَ، مَا لَمَعَ رَائِلٌ وَمَلَعَ دَالٌ، وَطَلَعَ هِلَالٌ، وَسَمِعَ

جب تک سراب کی چمک باقی ہے اور چاند روشن ہے اور ہلال کو دیکھنے والا

إِهْلَالُ، إِعْمَلُوْا رَعَاكُمُ اللّٰهُ أَصْلَحَ الْأَعْمَالِ

سنتا رہے، جان لو! خدا تم سے رعایت کرے، تمہارے اعمال کی اصلاح کرے، حلال کے

وَاسْلُكُوْا مَسَالِكَ الْحَلَالِ، وَاطْرَحُوْا الْحَرَامَ

راستوں پر گامزن رہو اور حرام کو ترک کرو

وَدَعُوْهُ، وَاسْمَعُوْا أَمْرَ اللّٰهِ وَعُوْهُ، وَصِلُوْا

اور حکم خدا کو مانو، اس کی حفاظت کرو اور صلہ رحم کرو

الْأَرْحَامَ وَرَاعُوْهَا وَعَاصُوْا الْأَهْوَاءَ وَارْدَعُوْهَا،

اور اس کی رعایت کرو اور خواہشات کی مخالفت کرو، ان کو چھوڑ دو

وَصَاهِرُوْا أَهْلَ الصَّلَاحِ وَالْوَرَعِ وَصَارِمُوْا

اور نیکوکاروں اور صاحبان تقویٰ کی مصاحبت اختیار کرو، اور صاحبان لہو ولعب اور لالچیوں سے

رَهْطَ اللَّهْوِ وَ الطَّمَعِ، وَمَصَاهِرُكُمْ أَطْهَرُ

جدائی اختیار کرو۔ تمہارے ہم صحبت لوگ معاملات کی حیثیت سے پاک و پاکیزہ ہوں اور

الْأَحْرَارِ مَوْلِدًا وَأَسْرَاهُمْ سُؤْدُدًا، وَأَحْلَاهُمْ

سرداری کی حیثیت سے منتخب ہوں اور بحیثیت میزبان کے شیریں بیان ہوں اور آگاہ ہو کہ اسی

مَوْرِدًا، وَهَاهُو أَمَّكُمْ وَحَلَّ حَرَمَكُمْ مُمَلِّكًا

نے حرام کیا ہے تمہاری ماؤں کو اور حلال کیا ہے تمہاری بیویوں کو اور مالک بنایا ہے تم کو تمہاری

عَرُوْسَكُمُ الْمُكَرَّمَ وَمَاهِرٌ لَهَا كَمَا مَهَرَ

مکرم دلہنوں کا اور بنایا ہے تم کو ان کا مہر دینے والا جیسا کہ رسول اللہ نے ام سلمہ کا مہر ادا کیا۔ وہ

رَسُوْلُ اللهِ أُمَّ سَلْمَةَ، وَهُوَ اَكْرَمُ صِهْرٍ أَوْدَعَ

خسر کی حیثیت سے بزرگ ترین ہستی ہیں۔ انہوں نے اولاد چھوڑی اور مالک بنایا ہر اس چیز کا

الْأَوْلَادَ وَمَلَّكَ مَا أَرَادَ وَمَا سَهَا مُمَلِّكُهُ وَلَا

جو انہوں نے چاہا۔ اس مالک بنانے والے نے نہ ہی سہو کیا اور نہ وہم وغفلت۔ میں اللہ سے

وَهَمَ وَلَا وَكَسَ مُلَاحِمُهُ وَلَا وَصَمَ، اَسْئَلُ اللهَ

تمہارے لئے سوال کرتا ہوں کہ ان کے وصال کی اچھائیاں تمہیں ملیں اور ان کی سعادت کی

لَكُمْ إِحْمَادَ وِصَالِهِ، وَدَوَامَ إِسْعَادِهِ، وَأَلْهَمَ كُلًّا

مداومت حاصل ہو اور اصلاح حال کی اور اس کے مآل ومعاد کے سامان کے لئے الہام

إِصْلَاحَ حَالِهِ وَالْإِعْدَادَ لِمَآلِهِ وَمَعَادِهِ وَلَهُ

کرے یعنی اس کی دنیا وآخرت کی بہبودی کے لئے خواہش کرتا ہوں۔ حمد ہمیشگی اسی کے لئے

الْحَمْدُ السَّرْمَدُ وَالْمَدْحُ لِرَسُوْلِهِ أَحْمَدَ

ہے اور مدح اس کے رسول کے لئے ہے جس کا نام احمد ہے۔

THANKS!

FOR YOUR INTEREST

Syed Sakhir Hashmi